السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مولوی نے ایک وقت میں دو جماعت کے ساتھ امامت کرائی نماز جماعت ثانیہ خلف اس کے رواد صحیح ہے یا نہیں۔ ینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

رواد صحیح ہے بموجب ان حدیثوں کے کہ جو بخاری و مسلم وغیرہ میں مذکورہیں۔

''معاذ بن جبلؓ نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے پھر اپنی قوم میں آئے اور ان کو نماز پڑھاتے۔ حضرت معاذ نبی ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے پھر اپنی قوم میں واپس آتے اور ان کو آکر عشاء کی نماز پڑھاتے اور یہ نماز ان کا یہی مذہب اور اس کے برخلاف جو دعاوی تاویلات پش کیے جاتے ہین ان کا کوئی اصل نہیں ہے۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ کی نفل ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض نماز ہوجاتی ہے۔ امام شافعی رسول اللہ ﷺ نے خوف کے وقت بطن نخلہ میں لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی۔ ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیر دیا پھر دوسری جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیر دیا۔ ملا علی قاری نے کہا ہے کہ امام شافعی کے مذہب پر تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے کیونکہ فعل کے پیچھے فرض کی نیت صحیح جانتے ہیں اور آنحضرت قصر کی حالت میں تھے پچھلی دو رکعت جو آپ نے دوسری جماعت کو پڑھائیں وہ آپؐ کی نفل نماز تھی۔ حسن بصری اور عبداللہ بن مبارک کا یہی مذہب ہے۔'' (سید محمد نذیر حسین)

[فتاوی نذیریہ]()

جلد01